© rasailojaraid.com

معلومات، مشاہدات اور تجربات بڑی شرح وبسط کے ساتھ بیان کیے ہیں۔ کتاب بجائے خود ایک مسلسل خطاب ہے لیکن اکثر مقامات پر ربط وتسلسل برقرار نہیں رہتا۔ بعض باتیں طلباء کو نصیحت سے تعلق رکھتی ہیں۔ خطابت کے موضوع سے تعلق نہیں رکھتیں بعض عنوانات بہت دلچسپ ہیں۔ جو کتاب میں موجود عدم ربط کی کلفت کو راحت میں بدل دیتے ہیں اور طبعی طور پر ایک خوشگوار ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً ٹوپی کیسی اور ماتھے پر کہاں تک؟ منبر کیسا ہو؟ کرسی کیسی ہو؟ دورانِ تقریر ٹانگ اٹھانا اور ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر تقریر کرنا، اسٹیج پر گھومنا، دورانِ تقریر اچھل کود کرنا، ازار بند سنبھالیے۔ جلق کے نقصانات وغیرہ وغیرہ۔ مولانا نے ان عنوانات پر اپنے تجربات ومشاہدات کی روشنی میں معلومات فراہم کی ہیں۔ جو دلچسپی سے خالی نہیں۔ لیکن خطابت اس سے بہت آگے کی چیز ہے۔ مولانا عبدالرؤف چشتی کی اس کاوش کو یکسر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ تاہم نظرِ ثانی کی ضرورت ہے۔ اس کتاب میں خطابت کے قرینے، موضوعات، ضرب الامثال، منتخب اشعار، لطائف اور واقعات نئے خطیبوں کی رہنمائی کے لیے بکثرت موجود ہیں۔ تاہم نظرِ ثانی کی ضرورت ہے۔

● تاریخ وتذکرہ خانقاہ مظہریہ دہلی　　　تالیف: محمد نذیر رانجھا

ضخامت: ۴۵۶ صفحات　　قیمت: ۲۰۰ روپے　　ناشر: جمعیت پبلی کیشنز، متصل مسجد پائلٹ سکول وحدت روڈ لاہور

برصغیر میں اسلام کی تبلیغ واشاعت اور علوم دینیہ کے ورثے کی حفاظت میں خانقاہی نظام کا مؤثر کردار رہا ہے۔ صوفیاء واہل اللہ نے مسلمانوں کی تعلیم وتربیت کے لیے خانقاہیں قائم کیں اور مجاہدہ وریاضت کی کٹھالی سے گزار کر مثالی مسلمانوں کی ایک مقدس جماعت تیار کی۔ مرورِ زمانہ کے باوجود رشد وہدایت اور تعلیم وتربیت کا یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔

دہلی...... ہمیشہ صوفیاء وصلحاء اور اتقیاء واولیاء کا مرکز رہا ہے۔ سیکڑوں اولیاء اللہ یہاں آئے اور اپنے حصے کا کام کر کے یہیں آسودۂ خاک ہوگئے۔ برصغیر میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے عظیم الشان کام کی سعادت حضرت امام شاہ ولی اللہ اور اُن کے خاندان کے حصے میں آئی۔ انھوں نے بھی دہلی ہی کو اپنی جدوجہد کا مرکز بنایا۔

جناب محمد نذیر رانجھا ایک صاحبِ دل انسان ہیں۔ تصوف، صوفیاء اہل اللہ اور ان کی خانقاہیں، اولیاء اللہ کے حالات وخدمات اور سوانح ’اُن کے خاص موضوعات ہیں۔ حال ہی میں حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۱۹۵ھ/ ۱۷۸۱ء) کی خانقاہ مظہریہ نقشبندیہ مجددیہ دہلی کے تذکرہ وتاریخ پر مشتمل اُن کی تالیف شائع ہوئی ہے۔ حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں شہید قدس سرہٗ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے سرخیل تھے۔ اسی طرح آپ کے جانشین وخلیفۂ ارشد حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمہ اللہ نے بھی خانقاہِ نقشبندیہ کی آب وتاب کو محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قائم رکھا۔ خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ دہلی کا آغاز، اس سے متعلق بزرگوں اور اُن کے خلفاء کے احوال وواقعات، تعلیمات اور سوانح اس کتاب کی زینت ہیں۔ جنھیں پڑھ کر روح تازہ، خیالات پاکیزہ اور اعمال منور ہوتے ہیں۔ کتاب کا انتساب مرشدنا حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم (خانقاہ سراجیہ نقشبندیہ مجددیہ کندیاں) کے نام ہے اور آپ کے کلماتِ تبرکات سے کتاب مزین ہے۔ مسافرانِ راہِ سلوک وطریقت کے لیے خصوصاً اور جمیع مسلمانوں کے لیے عموماً اس کتاب کا مطالعہ ہر اعتبار سے مفید ہے۔

© rasailojaraid.com